روزنامہ

(ٹیلیفون نمبر 047-6213029) FR-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 2 جولائی 2011ء 29 رجب 1432 ہجری 2 وفا 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 151

شر سے بچنے کی دعائیں

حضرت عمرانؓ بن حصین بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے میرے والد کو جب وہ مشرک تھا یہ وعدہ فرمایا تھا کہ مسلمان ہو جاؤ تو دو نہایت نفع بخش دعائیں تمہیں سکھاؤں گا۔ میرے والد نے مسلمان ہو کر یہ وعدہ رسول اللہ ﷺ کو یاد کرایا تو رسول اللہؐ نے یہ دُعا سکھائی۔

اللھم الھمنی رشدی واعذنی من شر نفسی (ترمذی کتاب الداعوت باب فی جامع الدعوات حدیث نمبر 3405)

ترجمہ: اے اللہ! رشد و ہدایت کی باتیں میرے دل میں ڈال اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا۔

حضرت شکلؓ بن حمید کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں درخواست کی کہ مجھے برائیوں سے بچنے کی کوئی دعا سکھلا دیں۔ آپ نے میری ہتھیلی پکڑ کر یہ دعا پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔

ترجمہ: اے اللہ! میں اپنی سماعت و بصارت کے شر سے اور قلب و زبان کے شر سے اور اپنی شرمگاہ کے شر

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ امید مت رکھو کہ کوئی اور منصوبہ انسانی نفس کو پاک کر سکے۔ جس طرح تاریکی کو صرف روشنی ہی دور کرتی ہے اسی طرح گناہ کی تاریکی کا علاج فقط وہ تجلیات الٰہیہ قولی و فعلی ہیں جو معجزانہ رنگ میں پُرزور شعاعوں کے ساتھ خدا کی طرف سے کسی سعید دل پر نازل ہوتی ہیں اور اس کو دکھا دیتی ہیں کہ خدا ہے اور تمام شکوک کی غلاظت کو دور کر دیتی ہیں اور تسلی اور اطمینان بخشتی ہیں۔ پس اس طاقت بالا کی زبردست کشش سے وہ سعید آسمان کی طرف اٹھایا جاتا ہے۔ اس کے سوا جس قدر اور علاج پیش کئے جاتے ہیں سب فضول بناوٹ ہے۔ ہاں کامل طور پر پاک ہونے کے لئے صرف معرفت ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ پُردرد دعاؤں کا سلسلہ جاری رہنا بھی ضروری ہے کیونکہ خدا تعالیٰ غنی بے نیاز ہے۔ اس کے فیوض کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے ایسی دعاؤں کی سخت ضرورت ہے جو گریہ اور بُکا اور صدق و صفا اور دردِ دل سے پُر ہوں۔ تم دیکھتے ہو کہ بچۂ شیرخوار اگرچہ اپنی ماں کو خوب شناخت کرتا ہے اور اس سے محبت بھی رکھتا ہے اور ماں بھی اس سے محبت رکھتی ہے مگر پھر بھی ماں کا دودھ اترنے کے لئے شیرخوار بچوں کا رونا بہت کچھ دخل رکھتا ہے۔ ایک طرف بچہ دردناک طور پر بھوک سے روتا ہے اور دوسری طرف اس کے رونے کا ماں کے دل پر اثر پڑتا ہے اور دودھ اترتا ہے۔ پس اسی طرح خدا تعالیٰ کے سامنے ہر ایک طالب کو اپنی گریہ وزاری سے اپنی روحانی بھوک پیاس کا ثبوت دینا چاہئے تا وہ روحانی دودھ اترے اور اسے سیراب کرے۔

غرض پاک و صاف ہونے کے لئے صرف معرفت کافی نہیں بلکہ بچوں کی طرح دردناک گریہ وزاری بھی ضروری ہے۔ اور نومید مت ہو اور یہ خیال مت کرو کہ ہمارا نفس گناہوں سے بہت آلودہ ہے۔ ہماری دعائیں کیا چیز ہیں اور کیا اثر رکھتی ہیں کیونکہ انسانی نفس جو دراصل محبت الٰہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ اگرچہ گناہ کی آگ سے سخت مشتعل ہو جائے پھر بھی اس میں ایک ایسی قوت توبہ ہے کہ وہ اس آگ کو بُجھا سکتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک پانی کو کیسا ہی آگ سے گرم کیا جائے گا مگر تاہم جب آگ پر اس کو ڈالا جائے تو وہ آگ کو بُجھا دے گا۔

یہی ایک طریق ہے کہ جب سے خدا تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے اسی طریق سے ان کے دل پاک و صاف ہوتے رہے ہیں۔ یعنی بغیر اس کے جو زندہ خدا خود اپنی تجلی قولی و فعلی سے اپنی ہستی اور اپنی طاقت اور اپنی خدائی ظاہر کرے اور اپنا رعب چمکتا ہوا دکھاوے اور کسی طریق سے انسان گناہ سے پاک نہیں ہوسکتا۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم۔ روحانی خزائن جلد21 ص 33)

نماز میں لذت اور ذوق حاصل کرنے کی دعا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”نماز کیا چیز ہے۔ نماز دراصل ربّ العزّۃ سے دُعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اُس وقت اُسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی۔ اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذّت اور ذوق آنے لگے گا۔ جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزہ آتا ہے۔ اسی طرح پھر گریہ و پکار کی لذت آئیگی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائیگی۔ اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو اِسی طرح اسے بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دُعائیں مانگنا ضروری ہیں۔ اِس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کرکے کہ اس سے لذّت اور ذوق پیدا ہو یہ دُعا کرے کہ:۔

اے اللہ! تو مجھے دیکھتا ہے کہ مَیں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور مَیں اس وقت بالکل مُردہ حالت میں ہوں۔ مَیں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئیگی تو مَیں تیری طرف آجاؤنگا۔ اُس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا۔ لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تُو ایسا شعلہ نُور اِس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اِس میں پیدا ہو جائے۔ تُو ایسا فضل کر کہ مَیں نابینا نہ اُٹھوں اور اندھوں میں نہ جاملوں۔

جب اِس قسم کی دُعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اُس پر ایسا آئیگا کہ اِس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اُس پر گرے گی جو رقّت پیدا کر دیگی۔“

(ملفوظات جلد2 صفحہ 615-616)

رپورٹ: مکرم سید سعید الحسن شاہ صاحب مربی انچارج گیمبیا

جماعت احمدیہ گیمبیا کا 35واں جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے گیمبیا کا 35واں جلسہ سالانہ 22 تا 24 اپریل بخیروخوبی منعقد ہوا جلسہ حسب سابق روایتی مقام نصرت جہاں سینئر سیکنڈری سکول (بنڈونگ) بانجل میں منعقد ہوا۔

جلسہ گاہ کی تیاری اور دیگر کاموں کے لئے وقارعمل کا آغاز مارچ سے ہو گیا تھا۔ اس دفعہ فیصلہ کیا گیا کہ لجنہ کے لئے بھی کھلی جگہ پر انتظام کیا جائے۔ چنانچہ سنگھاٹے ہال سے ملحق گراؤنڈ میں جلسہ گاہ تیار کی گئی۔

ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات میں جلسہ سے کئی دن پہلے مقامی اور انگریزی زبان میں تشہیر شروع کر دی گئی۔ نیشنل ریڈیو نے آدھے گھنٹے کا تعارفی پروگرام پیش کیا جس میں جلسہ کی تاریخی اہمیت سمیت تمام پہلوؤں کو بیان کیا گیا۔ جلسہ کے دعوت نامے تمام اہم شخصیات بشمول صدر مملکت، نائب صدر، وزراء اور مذہبی راہنماؤں کو دیئے گئے۔ پورے ملک میں جلسہ سالانہ کے پوسٹرز جو انگریزی اور عربی زبان میں تھے آویزاں کئے گئے۔

جلسہ کا آغاز جمعہ سے ہوا۔ انتظامات کا حتمی جائزہ لینے کے لئے بدھ کو مکرم امیر صاحب نے انسپکشن کی اور انتظامات کے سلسلہ میں ہدایات بھی دیں۔

مہمانوں کی آمد بدھ سے ہی شروع ہو گئی تھی۔ ہمسایہ ممالک سینیگال اور گنی بساؤ کے وفود جو بہت بڑی تعداد پر مشتمل تھے کے علاوہ یوکے، غانا، نائیجیریا اور سیرالیون کے وفود شامل ہوئے۔ مختلف زبانوں میں بینرز سٹیج اور دیگر جگہوں پر نہایت دلفریب منظر پیش کر رہے تھے۔

جمعرات کو کثیر تعداد میں مہمانوں کی آمد ہوئی مختلف علاقوں سے احباب آ رہے تھے جو مختلف زبانیں بولنے والے تھے اور بعض ایک دوسرے کی زبان کو نہیں جانتے تھے اور یوں وہ I shall give you a large party of........ کا نظارہ پیش کر رہے تھے۔

جلسہ کا پہلا دن جمعۃ المبارک

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ جس کے بعد درس القرآن ہوا۔ ناشتہ اور تیاری جمعہ کے بعد احباب پنڈال میں آنا شروع ہو گئے جہاں حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے براہ راست سننے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مقامی وقت کے مطابق دو بجے جمعہ کا آغاز ہوا خاکسار نے خطبہ جمعہ میں جلسہ سالانہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

دوپہر کے کھانے کے فوراً بعد جماعتی نمائش کا بندوبست کیا گیا تھا۔ مکرم امیر صاحب نے نمائش کا افتتاح کیا۔ نمائش میں جماعتی تاریخ کو تصویری زبان میں پیش کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ جماعت کی دینی خدمات مثلاً قرآن کریم واحادیث اور دیگر کتب کے تراجم مختلف زبانوں میں رکھے گئے تھے۔ نمائش میں مختلف احمدی سکولوں نے تعلیم کے میدان میں اپنی خدمات کو پیش کیا۔ یہ نمائش جلسہ کے تینوں دن جاری رہی اور سینکڑوں احباب بشمول لجنہ نے دیکھی۔ غیر احمدی مہمانوں کی اکثریت نے نمائش سے بڑا اچھا اثر لیا۔

نمائش کے بعد پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ جماعت کا پرچم مکرم امیر صاحب نے جبکہ گیمبیا کا پرچم عزت مآب سپیکر قومی اسمبلی نے لہرایا۔

پہلا سیشن

یہ اجلاس کئی لحاظ سے غیر معمولی تھا۔ مہمانوں میں سپیکر قومی اسمبلی، قائد حزب اقتدار، اراکین قومی اسمبلی، گورنر LRR، مختلف علاقوں کے چیفس، مذہبی لیڈر اور کئی بڑی سرکاری اور غیر سرکاری شخصیات شامل ہوئیں۔ مکرم امیر صاحب نے افتتاحی تقریر میں آنحضرتؐ کے اسوۂ حسنہ کو اختیار کرنے اور حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں جلسہ کی برکات بیان کیں۔

سپیکر صاحب اسمبلی نے بتایا کہ وہ صدر مملکت اور قومی اسمبلی کی نمائندگی میں جلسہ میں شرکت کر رہے ہیں۔ آپ نے نہایت زوردار الفاظ میں جماعت کو خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے پرامن کردار کو موضوع سخن بنایا اور کہا کہ دنیا کے امن کی ضمانت صرف سلامتی اور محبت کے ساتھ اپنے نظریات پھیلانے میں ہے اور یہ کام احمدیہ جماعت بخوبی انجام دے رہی ہے۔ انہوں نے گیمبیا میں جماعت کی خدمات کا ذکر کیا اور بتایا کہ پوری قوم اس امر سے واقف ہے کہ جماعت کا کردار ملکی ترقی میں نہایت اہم ہے۔

قومی اسمبلی میں قائد حزب اقتدار نے جماعت کو نظم وضبط کی تصویر قرار دیا۔ انہوں نے جلسہ سالانہ کو اس کی مثال بتایا اور کہا کہ چھ سات ہزار کا بھرپور مجمع خاموشی اور پورے سکون سے بیٹھا ہوا ہے اور یہ غیر معمولی تربیت کے بغیر ممکن نہیں۔ اس لئے جماعت کے امیر صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اسی طرح تعلیم وصحت کے میدان میں جماعت احمدیہ کی گیمبیا کے لئے خدمات کا برملا اعتراف کیا۔ اراکین اسمبلی نے بھی جماعت کے کردار پر بھرپور روشنی ڈالی۔ گورنر LRR نے کہا کہ جب ہم دین کی بات کرتے ہیں تو احمدیت کے بغیر یہ نامکمل رہتی ہے۔ اس لئے کہ دین کی حقیقی تصویر احمدیت نے دکھائی ہے۔ سارے ملک میں قرآن کی روشنی پھیلانے میں جماعت کا بہت بڑا کردار ہے۔ مختلف علاقوں کے چیفس نے بتایا کہ ان کے علاقوں میں جماعت کے نمائندگان لوگوں کی خدمات میں مصروف ہیں اور وہ ان کے کردار سے بہت خوش ہیں۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مہمان مقررین کی کثرت کی وجہ سے پہلا اجلاس بہت لمبا ہو گیا اس لئے رات کا اجلاس جو سوال و جواب پر مشتمل ہوتا ہے منسوخ کرنا پڑا۔ اس سال گیمبیا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کسی سپیکر اسمبلی نے جماعت کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ قائد حزب اقتدار کا آنا بھی ایسا ہی تھا۔ تین چار چیفس کا بیک وقت شامل ہونا بھی اہم بات تھی۔

جلسہ کا دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز بھی باجماعت نماز تہجد اور نماز فجر اور اس کے بعد درس قرآن سے ہوا۔

پہلا سیشن مکرم ڈاکٹر الحاج شیخو تاموصاحب انچارج احمدیہ ہسپتال ٹیلنڈنگ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اس اجلاس میں پہلی تقریر خاکسار کی تھی جس کا عنوان ''آنحضرت ﷺ کا روحانی واخلاقی انقلاب'' تھا۔

اجلاس کی دوسری تقریر ''اسلام اور گلوبلائزیشن'' پر تھی۔ جو ہمارے لوکل معلم مکرم موسیٰ باہ نے کی۔

دوران اجلاس گیمبیا کے تمام اماموں کے سرکاری سربراہ جو ''امام راتب آف بانجل'' کہلاتے ہیں وفد سمیت جلسہ میں شرکت کے لئے آئے۔ (واضح رہے کہ گیمبیا کی تاریخ میں پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ اماموں کے سربراہ ہمارے کسی جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے ہوں) امام راتب نے جماعت کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دنیا میں صرف دو علموں کا ذکر فرمایا ہے علم الابدان اور علم الادیان اور جماعت تعلیم وصحت کے میدان میں خدمات بجا لا رہی ہے۔ اسی طرح قرآن کا علم پھیلا رہی ہے۔ انہوں نے تمام (۔) کو ایک جماعت قرار دیا اور بتایا کہ ایک دوسرے کے احترام سے ہی معاشرہ صحت مند رہ سکتا ہے۔ امام صاحب چونکہ پہلی دفعہ جلسہ میں آئے تھے اس لئے ضروری سمجھا گیا کہ لجنہ کی جلسہ گاہ بھی دکھائی جائے تاکہ انہیں معلوم ہو کہ حقیقی دین کی روح کیا ہے۔ امام صاحب نے علیحدہ جلسہ گاہ کو سراہا (یاد رہے کہ گیمبیا میں غیر احمدیوں کے (۔) پروگراموں میں مردوزن رات کے پروگرام میں اکٹھے ہی شریک ہوتے ہیں اور بعض دفعہ قباحتوں کا باعث بھی ہوتے ہیں۔)

دوسرا سیشن

سہ پہر کو دوسرا سیشن خاکسار کی زیر صدارت ہوا۔ اس اجلاس میں پہلی تقریر ''پیشگوئیاں در بارہ حضرت مسیح موعود وامام مہدی اور ان کی تکمیل'' مکرم نائب امیر صاحب ثالث نے کی۔ دوسری اور آخری تقریر گنی بساؤ کے مشنری انچارج مکرم محمد سنا نیکو صاحب نے ''خلیفہ خدا بناتا ہے'' کے عنوان پر کی۔

لجنہ نے دوسرے دن جلسہ کی اپنی علیحدہ کارروائی جاری رکھی۔ لجنہ کی تقاریر کے عناوین ''حضرت مسیح موعود کی زیر ہدایت شادی احمدی معاشرہ میں'' اور (۔) سے متضاد روایات سے اجتناب'' تھے۔

اختتامی اجلاس

چونکہ شاملین جلسہ دور دراز علاقوں سے آتے ہیں اور سڑکوں کی حالت انتہائی خستہ ہوتی ہے اور ٹرانسپورٹ نہ ہونے کے برابر ہے اس لئے رات کا اجلاس اختتامی اجلاس ہوتا ہے تاکہ اگلے دن مہمان وقت پر سفر کر سکیں اور گھروں کو بخیریت پہنچ سکیں۔

اختتامی اجلاس میں مکرم امیر صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کی کارروائی تین لوکل زبانوں مینڈیکا، فولا اور وولف میں ساتھ ساتھ پیش کیا جاتا رہا۔ جلسہ میں مقامی زبانوں کے علاوہ اردو اور عربی میں حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام پیش کیا جاتا رہا۔

جلسہ کے انتظامات کے لئے کئی احباب نے دل کھول کر مالی قربانیاں کیں، نقد رقوم کے علاوہ گائے اور بکرے پیش کئے۔

اگلے دن مجلس شوریٰ کا انعقاد ہوا جس میں آئندہ سال کے لئے بجٹ کے علاوہ دیگر تجاویز پر غور ہوا۔

اس سال جلسہ میں نو مبائعین کی ایک بہت بڑی تعداد شامل ہوئی۔ حسب روایت غیر احمدی احباب نے بھی بھرپور شرکت کی۔

میڈیا کوریج

اللہ کے فضل سے میڈیا نے بھرپور کوریج دی نیشنل ٹی وی نے جلسہ کے دوسرے دن ہی خبرنامہ میں جلسہ کو نشر کیا۔ نیشنل ریڈیو سمیت تمام پرائیویٹ چینلز نے تفصیل کے ساتھ خبریں نشر کیں۔ تمام سرکردہ قومی اخبارات نے باتصویر کارروائی شائع کی۔ ہمسایہ ملک گنی بساؤ کے ایک پرائیویٹ ریڈیو سٹیشن نے بھی جلسہ کو کوریج دی۔ اور جلسہ کے بعض انٹرویوز کو نشر کیا۔ ٹی وی نے جلسہ کی حاضری سات ہزار ظاہر کی جبکہ جماعتی اندازہ کے مطابق چھ ہزار سے زائد تھی۔

(الفضل انٹرنیشنل 10 جون 2011ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

4

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

میئر ہمبرگ سے ملاقات، پارلیمنٹ میں تقریب، حضور انور کا خطاب اور مہدی آباد میں آمد

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

14 جون 2011ء

(قسط اول)

صبح تین بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج بھی ہمبرگ شہر کے تمام حلقوں سے ایک بڑی تعداد میں آنے والے احباب و خواتین نے حضور انور کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی۔

احباب جماعت اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز مغرب وعشاء ادا کرکے رات ساڑھے دس بجے بیت سے روانہ ہو کر گیارہ، ساڑھے گیارہ بجے تک اپنے گھروں کو پہنچتے ہیں اور پھر چند ہی گھنٹوں کے بعد تین، سوا تین بجے نماز فجر کی ادائیگی کے لئے روانہ ہو جاتے ہیں۔ خواتین، بچیاں اور بچے سبھی بیت کی طرف رواں دواں نظر آتے ہیں۔ ان کے اٹھنے، بیٹھنے، جاگنے سونے کے اوقات بدل گئے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کے قدم جہاں پڑتے ہیں وہاں کی سرزمین اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کا مورد بن جاتی ہے۔ ہر کسی کے چہرے پر خوشی و مسرت، طمانیت اور راحت و سکون نظر آتا ہے اور دل تسکین پاتے ہیں اور آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں ہم سب کے لئے مبارک فرمائے جو ہمیں ایک نئی روحانی زندگی عطا کر گئی ہیں۔

فیملی ملاقاتیں

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج پچاس فیملیز کے 192 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ہمبرگ اور اردگرد کی جماعتوں کی فیملیز کے علاوہ کینیڈا سے آنے والی ایک فیملی نے بھی ملاقات کا شرف پایا۔

علاوہ ازیں نومبائع خواتین کے ایک گروپ اور زیر دعوت خواتین کے ایک گروپ نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔

(ملاقاتوں کے دوران ہمبرگ سے شائع ہونے والے اخبار Hamburger Abendblatt کے نمائندہ نے دفتر آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انٹرویو لیا۔ جو اس اخبار نے اپنی 15 جون 2011ء کی اشاعت میں شائع کیا۔ اس کی تفصیل رپورٹ کے آخر پر درج ہے)۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا دو بجے دوپہر تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

میئر ہمبرگ سے ملاقات

آج پروگرام کے مطابق ہمبرگ (Hamburg) کے میئر جو صوبہ ہمبرگ کے وزیر اعلیٰ کا بھی عہدہ رکھتے ہیں سے ملاقات کا پروگرام تھا۔

سوا تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور Hamburg Rathaus (پارلیمنٹ ہاؤس) کے لئے روانگی ہوئی۔ تین بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ ہاؤس پہنچے۔

پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر پریس اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندے پہلے سے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انتظار میں موجود تھے۔

جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے۔ میڈیا کے نمائندے مسلسل تصاویر بناتے رہے۔ ہر ایک نے ہر زاویہ سے بیسیوں تصاویر کھینچیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ ہاؤس کے اندر تشریف لے گئے۔ جہاں ہمبرگ کے میئر موصوف Olaf Schloz نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور حضور کو خوش آمدید کہا اور بعد میں حضور انور کو اپنے ساتھ میٹنگ روم میں لے گئے۔

ہمبرگ کے میئر اور وزیر اعلیٰ صوبہ ہمبرگ Mr. Olaf Schloz نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دریافت کیا کہ حضور کے یہاں جرمنی میں آنے کا مقصد اور پروگرام کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہمارا مقصد تو احمدیت کا محبت، امن اور سلامتی کا پیغام پہنچانا ہے۔ پھر یہاں نئی تعمیر ہونے والی بعض بیوت کے افتتاح کا پروگرام ہے۔ اسی طرح ہمارا سالانہ جلسہ ہے اور بعض دوسری مصروفیات ہیں۔

ہمبرگ میں بیت کے ذکر پر میئر نے کہا کہ مجھے پتہ ہے کہ آپ کی پہلی بیت یہاں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا ایمان ہے کہ اپنے وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے جو لوگ ہجرت کرکے یہاں آرہے ہیں یہ اب جرمن ہیں۔ ان کا رہن سہن اور خوراک بدل چکے ہیں۔ جب یہ ایک دفعہ آگئے اور یہاں آباد ہو گئے تو یہ اس ملک کا حصہ ہیں۔ آپ لوگوں نے کھلے دل سے، کھلی بانہوں سے ہمارا استقبال کیا ہے۔ جس طرح گورنمنٹ ہماری مدد کر رہی ہے۔ ہم بھی آپ کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے ملک کی تعمیر و ترقی میں کام کرنا چاہتے ہیں۔

میئر کے اس سوال پر کہ حضور کا آئندہ کا پروگرام کیا ہے۔ امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ اب اس میٹنگ کے بعد گرین پارٹی کی طرف سے Reception ہے۔ پھر آئندہ ہفتے بعض بیوت کے افتتاح اور دیگر پروگرام ہیں اور پھر جلسہ سالانہ ہے جہاں ہماری حاضری تیس ہزار کے لگ بھگ ہوتی ہے۔

جرمنی میں جماعت کی تعداد کے حوالہ سے امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ یہاں ہماری تعداد تیس ہزار کے قریب ہے۔

اس پر میئر نے دریافت کیا کہ کیا سبھی جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہاں سے قریباً نوے فیصد لوگ تو جلسہ میں شامل ہوتے ہیں اور پھر بیرونی ہمسایہ ممالک سے بھی لوگ جلسہ میں شمولیت کے لئے آتے ہیں۔ یہ ہمارا ایک ایسا Event ہے کہ جب اس میں میری شمولیت ہو تو پھر لوگ ہر طرف سے بڑی کثرت سے آتے ہیں۔

پاکستان کے حالات کا ذکر ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ حالات زیادہ بگڑے ہیں۔ کوئی مستقبل نظر نہیں آرہا۔

آخر پر میئر، وزیر اعلیٰ نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہمارا آپ سے یہاں ہمبرگ میں بہت پرانا تعلق ہے۔ ہمبرگ میں آپ کی بیت پہلی بیت ہے۔ آپ کے تمام پروگرام کامیاب ہوں اور مستقبل میں بھی آپ کو کامیابیاں ملیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی آخر پر میئر کا شکریہ ادا کیا۔

پارلیمنٹ کے حصوں کا وزٹ

بعد ازاں ایک گائیڈ نے پارلیمنٹ ہاؤس کے مختلف حصوں کا وزٹ کروایا۔ ایک ہال کے بارہ میں بتایا گیا کہ یہاں ہفتہ میں ایک دن سینٹ کے ممبران کی اہم میٹنگ ہوتی ہے۔ اس ہال کی کوئی کھڑکی نہیں ہے اور دروازہ بھی ڈبل ہے۔ کسی قسم کی کوئی آواز باہر نہیں جا سکتی۔ میئر جو کہ صوبہ کا وزیر اعلیٰ بھی ہے اس میٹنگ کی صدارت کرتا ہے۔

ایک ہال جو کافی بڑا تھا اس کے بارہ میں بتایا گیا کہ یہاں پارلیمنٹ کا اجلاس ہوتا ہے۔

ایک تیسرا بڑا ہال تھا اس کے بارہ میں گائیڈ نے بتایا کہ یہاں مختلف کمیٹیوں، کمیشن، سینٹ اور پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت کرنے پر گائیڈ نے بتایا کہ صوبہ کے پارلیمنٹ کے ارکان کی تعداد 121 ہے جس میں سے رولنگ پارٹی سوشل ڈیموکریٹ (SPD) کی 62 سیٹیں ہیں اور گرین پارٹی کی 40 ہیں۔ ایک تیسری پارٹی کی 28 ہیں اور لبرل کی 9 ہیں باقی دیگر پارٹی کی ہیں۔

گائیڈ نے بتایا کہ اوپر جو گیلریاں ہیں ان میں ایک پریس اور میڈیا کی ہے اور ایک میں سینٹ اور پارلیمنٹ کے سپیشل مہمان آکر بیٹھتے ہیں اور ایک زائرین کے لئے ہے جس کے لئے پہلے سے ریزرویشن کروانی پڑتی ہے۔ صوبائی پارلیمنٹ ہاؤس کے اس تعارفی وزٹ کے بعد ہمبرگ کے ایک TV سٹیشن کے نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندہ کے اس سوال پر کہ آپ کے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے۔ فرمایا یہاں آنے کا مقصد احمدیت کا امن، محبت اور سلامتی کا پیغام پہنچانا ہے۔ یہاں بعض بیوت کے افتتاح کا بھی پروگرام ہے نیز ہماری کمیونٹی کا سالانہ جلسہ ہے۔ اس میں شمولیت ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جس مسیح و مہدی نے آنا تھا وہ آچکا ہے اور آپ کے آنے کا مقصد یہ تھا کہ انسان اپنے خدا کو پہچانے اور ہر انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے اور امن، محبت اور سلامتی کا پیغام پھیلے۔ یہی تعلیم اور پیغام پھیلا رہے ہیں۔

حضور انور کے اعزاز میں تقریب

اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ ہاؤس کے ایک ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں حضور انور کے اعزاز میں ہمبرگ میں جرمنی کی گرین پارٹی (Green Party) کے ممبران کی طرف سے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔

اس تقریب میں 52 مہمان شامل ہوئے جن میں جرمنی کی نیشنل پارلیمنٹ کے دو ممبران سات صوبائی ممبر پارلیمنٹ، مذہبی لیڈران، کونسل کے ممبران، بعض اخبارات و رسائل کے چیف ایڈیٹرز، پریس میڈیا کے نمائندے، فلاح و بہبود اداروں کے سربراہ، ایمنسٹی انٹرنیشنل کے نمائندے اور ڈاکٹرز، پروفیسرز اور وکلاء شامل تھے۔

چار بجکر پچیس منٹ پر اس تقریب کا آغاز ہوا۔ گرین پارٹی کی ایک لیڈر خاتون Christina Goetsch نے اپنا تعارفی اور افتتاحی ایڈریس میں سب احباب و خواتین کو خوش آمدید کہا اور خاص طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آنے کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کے مختصر تعارف میں ہمبرگ میں جماعت کی پہلی بیت فضل عمر کا ذکر کیا۔

موصوفہ نے بیان کیا کہ بین المذاہب ڈائیلاگ کے پروگرام باقاعدگی سے منعقد کئے جاتے ہیں نیز سکولوں میں مذاہب کی تعلیم و تدریس کے پروگرام کے بارہ میں بتایا اور اس کی ضرورت واہمیت کا ذکر کیا۔

گرین پارٹی کے لیڈر کا ایڈریس

اس کے بعد گرین پارٹی کے ایک اور عہدیدار اور لیڈر Prof. Wolfram Weisse نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کا اس تقریب میں تشریف لانے پر شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد موصوف نے بڑی تفصیل کے ساتھ ہمبرگ میں منعقد ہونے والے بین المذاہب ڈائیلاگ کے پروگراموں کے بارہ میں بتایا اور جماعت احمدیہ ہمبرگ کا شکریہ ادا کیا کہ جماعت ہمارے ان مختلف پروگراموں میں شامل ہوتی ہے۔

موصوف نے بتایا کہ سکولوں میں مذہبی تدریس کے بارہ میں ہم کام کر رہے ہیں اور اس بارہ میں نصاب وغیرہ کا جائزہ لیا جارہا ہے۔

موصوف پروفیسر Wolfram صاحب ہمبرگ یونیورسٹی میں سائنس کے مضامین پڑھاتے ہیں۔ نیز مذاہب عالم کی اکیڈمی کے ڈائریکٹر ہیں۔

مکرم امیر صاحب جرمنی کا ایڈریس

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا اور جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے بیت فضل عمر ہمبرگ اور بیت نور فرینکفرٹ کا ذکر کیا کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد جرمنی میں یہ جماعت احمدیہ کی پہلی بیوت تعمیر ہوئیں۔ جماعت ہمبرگ کے مختصر ذکر کے بعد جماعت احمدیہ کے مختلف چیریٹی پروگراموں کا ذکر کیا۔ جماعتی پروگراموں کے حوالہ سے ملک بھر میں لیف لیٹس کی تقسیم اور MTA کے پروگراموں کا ذکر کیا اور آخر پر حاضرین کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعارف پیش کیا۔

ان افتتاحی اور تعارفی ایڈریسز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطاب کا اردو ترجمہ پیش ہے۔

متن خطاب حضور انور
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بسم اللہ کے الفاظ سے اپنے خطاب کو شروع کیا اور پھر فرمایا:

مہمانان کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمت آپ سب پر ہو۔ سب سے پہلے تو میں آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور خاص طور پر چیف میزبان صاحبہ کا کہ مجھے آج یہاں دعوت دی اور کچھ کہنے کا موقع دیا۔ آپ کے اس عمل سے آپ کی فراخدلی اور وسیع سوچ کی عکاسی ہوتی ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ قومیت، مذہب اور نظریے سے قطع نظر آپ تمام بنی نوع انسان کی اقدار کی بہتری میں یقین رکھتے ہیں۔ آج مجھے مکرم پروفیسر صاحب سے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ نے بھی ایک پروجیکٹ شروع کیا ہے جس کے ذریعہ مختلف قومیتیں اور مذہب اکٹھے ہو رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس میں کامیابی بخشے۔

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دنیا کو اس وقت اس طرح کے روشن نظریہ کی خاص ضرورت ہے۔ ہم احمدی بھی اس نظریہ پر عمل اور اس کی (-) کرتے ہیں اور ہم ہمیشہ اس اصول کی پاسداری کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہم مسلسل اس نعرہ کو بلند کرتے رہتے ہیں کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔

ہمارا ایک بنیادی اصول یہ ہے کہ مذہب اور رائے کے اختلاف میں یقیناً کوئی حرج نہیں۔ مذہب کے حوالہ سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مذہب ہر ایک کا ذاتی مسئلہ ہے اور ہر ایک نے اپنے مذہب کا فیصلہ خود کرنا ہے۔ کسی کو یہ حق نہیں کہ کسی بھی دوسرے کے مذہب میں دخل اندازی کرے بلکہ ہر ایک کا اپنا فیصلہ ہے کہ وہ اپنے ایمان کے مطابق کس مذہب کو اختیار کرتا ہے اور کس طریق پر چلتا ہے۔ ہر کسی کو یہ حق ہونا چاہئے کہ وہ اپنے مذہب اور اعمال کا اظہار آزادانہ اور سرعام کر سکے اور کسی بھی قسم کے خدشہ کے بغیر ان کو اپنے عقائد کی (-) کی بھی اجازت ہونی چاہئے۔

بعض لوگ اور گروہ، خاص طور پر مغرب میں خوفزدہ ہو جاتے ہیں جب ان کو یہ نظریہ سنائی دیتا ہے کہ لوگوں کو اپنے مذہب کے مطابق عمل کرنے کی اور اس کی تبلیغ کی مکمل آزادی ہونی چاہئے۔ خاص طور پر جب (-) کا ذکر ہوتا ہے تو یہ خوف شدت اختیار کر جاتا ہے۔ اس خوف کی بنیاد اس اصل پر ہے کہ اگر (-) کی تعداد بڑھ گئی تو مغرب بھی (-) ممالک کی طرح غیر منظم اور فساد سے بھر جائے گا۔ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ ''وہ (-)'' جو کچھ (-) گروہوں نے دنیا کو دکھایا، اس کو دیکھ کر تو ایسا خوف لاحق ہونا ہی تھا۔ بہرحال اگر تمام مذاہب کی تاریخ کو دیکھا جائے تو جلد ہی یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ کسی بھی مذہب کے بانی نے اپنے ماننے والوں کو دوسروں کے حقوق غصب کرنے یا ظلم کا طریق اختیار کرنے کی تعلیم نہیں دی۔ بلکہ ہر مذہب کا مقصد یہی رہا ہے کہ بندہ کو خدا کے قریب کیا جائے اور انسانی حقوق کو قائم کیا جائے۔

آئیں ہم دیکھیں کہ (-) نے کیا تعلیم دی ہے۔ (-) کے لفظی معنی ہی امن، پیار اور تحفظ کے ہیں۔ پس اگر کوئی (-) کو ایک شدت پسند مذہب کی صورت میں پیش کرے جس کی تعلیم یہ ہو کہ خون بہایا جائے تو ایسی صورت میں اس کا اصل (-) سے ہرگز کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ قرآن کریم نے شروع سے آخر تک پیار، محبت، امن، ہم آہنگی اور قربانی کی روح قائم کرنے کی تعلیم دی ہے اور احمدیہ جماعت اسی پیغام کی اشاعت کرتی ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ ہماری جماعت شدت پسند لوگوں کے ظالمانہ کارروائیوں کا نشانہ بن گئی ہے۔ بہرحال اس ظلم و ستم کے باوجود احمدیوں نے کبھی بھی قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیا اور جس ملک میں بھی وہ رہتے ہیں انہوں نے کبھی بدنظمی نہیں پھیلائی۔

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے ہمیں بعینہٖ یہی تعلیم دی ہے کہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم خدا کے حقوق اور خدا تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی پاسداری کریں۔ ہمیں تو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ کبھی بھی کسی ظلم کے بدلہ میں ظالمانہ رویہ اختیار نہ کریں۔ یقیناً مظلوم کا حق ہے کہ جہاں ممکن ہو وہ قانون کی مدد مانگے مگر کچھ معاملے ایسے ہیں کہ جہاں قانون خود ہی ناانصافی پر مبنی ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر پاکستان اور انڈونیشیا میں قانون بنائے ہی اس لئے جاتے ہیں کہ احمدیوں پر ظلم وستم کیا جائے۔ مگر ایسے حالات میں ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ صبر سے کام لیں اور معاملہ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم ایک بعد از موت زندگی پر یقین رکھتے ہیں اور یہ بات مقدر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک آخری حساب بھی کرنا ہے اور وہ فیصلہ کر دے گا کہ کون صحیح اور کون غلط ہے اور وہ خود ہی واضح کر دے گا کہ ظالم کون اور مظلوم کون ہے۔

احمدیہ جماعت جرمنی کی حکومت اور اس کے باشندوں کی ہمیشہ شکر گزار رہی ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ جب بھی احمدیوں کو ظلم و ستم کی وجہ سے ہجرت کرنی پڑی تو اس ملک نے ایک خاصی تعداد کو پناہ اور تحفظ دیا۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جن حکومتوں نے احمدیوں کو پناہ دی انہوں نے یقیناً مظلوموں کو سانس لینے کی جگہ دی۔ پس انہوں نے ثابت کر دیا کہ انسانی اقدار ابھی تک دنیا میں موجود ہیں اور اس وجہ سے میں آپ سب کا خاص طور پر ممنون ہوں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ Green پارٹی باقاعدگی سے مظلوم لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرتی ہے قطع نظر اس کے کہ مظلوم کس مذہب یا کس ملک سے تعلق رکھتا ہو۔ یہی اخلاق ہیں جو انسانی اقدار کی خوبصورتی اور رنگ کو نمایاں کرتے ہیں اور یہی اقدار دنیا میں روشنی پھیلاتے ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کی پارٹی اب اس مقام پر پہنچ گئی ہے کہ ایک صوبہ میں بھی آپ کی حکومت ہے اور دوسرے صوبوں میں آپ ایک مضبوط حزب اختلاف بن گئے ہیں۔ اس حوالہ سے میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ آپ اپنے ان اعلیٰ اخلاق کو مزید بڑھاتے چلے جائیں اور ایسے لوگ بن جائیں جو محبت اور پیار اور انصاف کو پھیلانے والے اور انسانی اقدار کو قائم کرنے والے ہوں کیونکہ اس وقت دنیا کو اس کی شدید ضرورت ہے۔

جماعت احمدیہ، جو کہ ایک خالص مذہبی جماعت ہے، کے امام ہونے کے ناطہ میں آپ کو اس بات کی ضمانت دیتا ہوں کہ آج جماعت احمدیہ پوری دنیا میں انسانی حقوق کو قائم کرنے کے لئے بہت محنت کر رہی ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ جرمنی کے احباب آپ میں سے تمام ان لوگوں اور گروہوں کی مدد کریں گے جو انسانی اقدار کو پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے

کہ ہم آپس میں ایک دوسرے کی اچھے اور نیک کاموں میں مدد کریں۔

بانی اسلام کی زندگی اس عمل کی گواہی دیتی ہے۔ نبوت کے دعویٰ سے قبل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ایک ایسے معاہدہ کے ممبر تھے جس کے قیام کا واحد مقصد دبے ہوئے پسماندہ لوگوں کی مدد کرنا تھا۔ بہت سالوں بعد حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ''اس معاہدہ کا ممبر ہونا میرے لئے اس دنیا کی ساری دولت سے زیادہ قیمتی تھا''۔ آنحضرت ﷺ نے مزید فرمایا اگر اب نبوت کے بعد بھی کوئی مجھے اس معاہدہ کے حوالے سے بلائے گا تو میں بلاہچکچاہٹ اس کی مدد کے لئے آگے آؤں گا۔ اس لئے احمدی (-) اپنی زندگیاں اس اسوہ حسنہ کے مطابق گزارنے کی کوشش کرتے ہیں جو ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے عملی طور پر قائم کر کے دکھایا ہے۔

وہ لوگ جو (-) کی باقاعدگی سے مخالفت کرتے ہیں وہ (-) کے خلاف حساس اور دل آزار الزام تراشی کرتے رہتے ہیں مگر وہ ایسا (-) کی اصل تعلیم کے مطالعہ کے بغیر کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی تعلیم پر صحیح طور پر عمل نہیں کرتا باوجودیکہ وہ اس تعلیم کا پیروکار ہونے کا دعویٰ بھی کرتا ہے تو اس صورت میں وہ شخص غلطی پر ہوگا نہ کہ وہ تعلیم۔ یہ ایک بنیادی اصول ہے۔ درحقیقت قرآن مجید ہمیں دنیا میں انصاف کے اعلیٰ ترین معیار قائم کرنے کی تعلیم دیتا ہے اور اس کو حاصل کرنے کے لئے انسان کو یہ حکم دیتا ہے کہ انصاف اور برابری قائم کرے حتیٰ کہ ایسی قوم سے بھی انصاف کا سلوک کرے جس نے اس پر ظلم کیا ہو یا اس کے خلاف نفرت کا اظہار کیا ہو۔ وہ انصاف کا اظہار کرنے کی تعلیم دیتا ہے کیونکہ یہ حقیقی نیکی کے قیام کے لئے ضروری ہے۔

نیکی کے حوالہ سے قرآن کریم نے مختلف جگہوں پر یہ فرمایا ہے کہ وہ جو نیکی کو اختیار نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ سے دور کر دیا گیا ہے اسی وجہ سے وہ (-) تعلیم سے بھی دور ہو جاتا ہے۔ معاشرہ میں امن قائم کرنے کے لئے قرآن کریم میں آتا ہے۔

نہ اچھائی برائی کے برابر ہوسکتی ہے اور نہ برائی اچھائی کے برابر۔ ایسی چیز سے دفاع کر جو بہترین ہو۔ تب ایسا شخص جس کے اور تیرے درمیان دشمنی تھی وہ گویا اچانک ایک جاں نثار دوست بن جائے گا۔

جس نے یہ الفاظ سن لئے وہ اس تعلیم کو کیسے نقصان دہ کہہ سکتا ہے؟ ہم احمدی تو یہ چاہتے ہیں کہ دنیا میں ایسا ماحول پیدا کریں جیسا اس آیت میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ بلاشک ایک ایسا سنہرا اصول ہے کہ اگر اس کی اتباع کی جائے تو کسی بھی معاشرہ کی ترقی اور امن کی ضمانت دی جاسکتی ہے۔ مزید یہ کہ یہ صرف مقامی اور علاقائی امن تک محدود نہیں بلکہ یہ دنیا کے امن کو قائم کرنے کا سنہرا اصول ہے۔

آج ہم ایک طرف تو فخریہ انداز میں کہتے ہیں کہ دنیا میں قربتیں بڑھ رہی ہیں اور دنیا ایک گلوبل ویلیج کی شکل اختیار کر رہی ہے مگر دوسری طرف مختلف ممالک اور مذاہب کے درمیان نفرتیں بھی پھیل رہی ہیں اور یہ نفرتیں کسی ایک علاقہ تک محدود نہیں، بلکہ اس وجہ سے کہ دنیا سکڑ گئی ہے اور فاصلے کسی روک کا باعث نہیں ہیں۔ یہ مسائل ایک بین الاقوامی نوعیت اختیار کر گئے ہیں۔ اگر ہم دنیا کے حالات کا تجزیہ کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ یہ Issues اب سنگین مسئلے بن گئے ہیں جو بین الاقوامی حیثیت رکھتے ہیں۔ آجکل بنایا جانے والا اسلحہ اور توپ خانہ جیسے Nuclear اسلحہ اور طویل فاصلہ تک مار کرنے والے ہتھیار اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ یہ نفرتیں دنیا میں ایک بین الاقوامی حیثیت اختیار کر گئی ہیں۔ خداتعالیٰ کا شکر ہے کہ جرمنی ان تباہ کن اور مہلک ہتھیاروں سے بچا ہوا ہے یعنی Atomic بم۔ ورنہ ایسے دور تک مار کرنے والے ہتھیار بنانے کی کیا ضرورت ہے جن کا اصل مقصد جہاں تک ممکن ہو سکے دور دراز علاقوں کی تباہی ہے؟

جنگ کے حوالہ سے سب سے پہلے یہ بات طے کی جانی چاہئے کہ پڑوسی ممالک آپس میں جنگ نہیں کریں گے۔ اگر بدقسمتی سے جنگ چھوٹے تو اسی علاقہ تک محدود رہنی چاہئے۔ مگر آج ہمیں ایسے ممالک بھی ملتے ہیں جو ہزاروں میل کی زمین پر اس بے احتیاطی سے حملہ کرتے ہیں کہ اس میں ہر قسم کی زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ نہ ہی کوئی جاندار اور نہ ہی کوئی نباتات اس طرح کی جنگوں میں بچتے ہیں۔ مثال کے طور پر دوسری جنگ عظیم میں جاپان پر دو ایٹم بم پھینکے گئے جن کی وجہ سے ایک حیران کن اور نہایت خوفناک تباہی مچی۔ اسی وجہ سے مستقبل میں ایسی تباہی سے بچنے کے لئے مختلف اقدامات اٹھائے گئے تھے مگر وہ اس سے بہت کم تھے جو اس تباہی کو پھیلانے اور بڑھانے کے لئے اٹھائے گئے۔ بلکہ بالکل ہی الٹ تھے۔

ایسے ممالک جن کے باشندے بھوک اور غربت کی وجہ سے مر رہے ہیں، ہم دیکھتے ہیں کہ ان کے حکمران بھی اپنی طاقت اور برتری ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور انہوں نے بھی Nuclear ہتھیاروں کے تجربات شروع کر دیئے ہیں۔ کیا وہ دوراندیشی سے کام نہیں لیتے کہ اس کے نتائج کیا ہوں گے؟ ان ممالک کے سربراہ جنگ کی نذر ہو جاتے ہیں جو صرف ان کی ذاتی انا اور تکبر کا نتیجہ ہوتی ہے۔ جب تک طاقتور ممالک جنگ سے بچنے کی سنجیدہ کوشش نہ کریں گے تب تک یہ ظالمانہ رویہ بڑھتا رہے گا۔

میں اس وقت اس نظریہ کو دہرانا چاہتا ہوں جس کو میں انگریز سیاستدانوں کے سامنے 2008ء میں پارلیمنٹ میں رکھ چکا ہوں اور میں دنیا میں مختلف جگہ پر سامعین کے سامنے یہ بیان کر چکا ہوں اور آج میں عاجزی سے یہ بات دہرانا چاہتا ہوں کہ جرمنی ایک ترقی یافتہ ملک ہے اور دنیا میں ایک مضبوط طاقت ہے اور مزید یہ کہ آپ کی پارٹی آنے والی حکومت بھی بن سکتی ہے۔ آپ کو اس بارہ میں غور کرنا چاہئے اور دنیا میں امن قائم کرنے میں آپ کو ایک اہم کردار ادا کرنا چاہئے۔

اسی طرح آج اس محفل میں جو اہم اور پڑھی لکھی شخصیات موجود ہیں ان کو بھی اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہئے۔ اگر آپ اس اہم ذمہ داری کو اٹھانے کے لئے تیار ہوں گے تو یہ انسانیت کے لئے ایک بڑی خدمت ہوگی۔ اس جگہ پر میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ اگر کوئی ملک اپنے ہمسایہ ملک سے ظالمانہ رویہ اختیار کرے تو یقیناً UNO کا یہ کام ہونا چاہئے کہ ایسی زیادتی کو روکے لیکن یہ کام ایک انصاف پسند مددگار کی حیثیت سے کرنا چاہئے۔

اس زمانہ میں اگر کسی تیسرے کی مداخلت سے جنگ روکی بھی جاتی ہے تو کیا وہ انصاف پر قائم ہوتے ہوئے روکی جاتی ہے؟ یقینی طور پر اس کا جواب نہ میں ہوگا۔ میں یہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک حکومت کو دوسری حکومت سے جنگ کے لئے بیرونی طاقتوں کی طرف سے امداد دی جاتی ہے۔ ان کو اسلحہ اور بعض اوقات بیرونی فوجوں کے ساتھ مدد دی جاتی ہے اور پھر کچھ وقت کے بعد جب ہتھیار لینے والی حکومت بیرونی حکومت کے کام کی نہیں رہتی یا اس میں اس کے مفادات ختم ہو جاتے ہیں اور اس کی دلچسپی ختم ہو جاتی ہے یا اس میں سے کوئی سی بھی صورت ہو تو اچانک وہ حکمران جن کو مدد دی جاتی تھی، ان کو طاقتور ممالک کی طرف سے جنگی مجرم ٹھہرا کر بین الاقوامی کریمنل عدالت کے حوالہ کر دیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں بعض جگہوں پر مقامی آبادی کو اپنی ہی حکومت کے خلاف بھڑکایا جاتا ہے اور ان اقدامات کی وجہ سے مزید بدنظمی اور ظلم جنم لیتے ہیں۔ یہ ایک بالکل غلط نظریہ ہے۔

(-) تو یہ تعلیم دیتا ہے کہ تمہیں ان کے خلاف جنگ کی اجازت ہے جو خود جنگ کریں اور ظالمانہ رویہ اختیار کریں اور مزید یہ تعلیم دیتا ہے کہ اگر وہ ظلم سے باز آجائیں اور بدنظمی ختم ہو جائے تو پھر تم کو بھی ہاتھ واپس کھینچ لینا چاہئے کیونکہ جنگ تو صرف ظلم کو ختم کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔ جنگ کرنے کی اجازت صرف مدافعانہ طور پر ہے جارحانہ طور پر نہیں۔ یہ بات قرآن کریم کی دوسری سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 192 تا 194 میں بیان ہوئی ہے۔

ایک مشہور حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مظلوم اور ظالم دونوں کی مدد کرو۔ جب آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ ظالم کی کس طرح مدد کی جائے تو آپؐ نے فرمایا کہ ظالم کا ہاتھ روکنے سے تم اس کی مدد کرو گے۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ تم اس کو ناانصافی اور ظلم کرنے سے بچاؤ تاکہ وہ خدا کی سزا سے بچ جائے۔ یہ اصول کہ ظالم کی بھی مدد کی جائے اس ہمدردی کو ظاہر کرتا ہے کہ جس میں کوئی ذاتی مفاد نہیں ہے۔ اس بات پر قرآن کریم بھی زور دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ جب مفاہمت اور امن قائم ہو جائے تو تم کو بھی انصاف اور عدل قائم کرنا ہوگا۔ (سورۃ الحجرات:10)

اگر دوسری جنگ عظیم کے بعد انصاف کے پہلو کو قائم رکھا جاتا تو آج ہمیں دنیا کی یہ حالت نہ دیکھنی پڑتی کہ آجکل پھر دنیا جنگ کے شعلوں میں لپٹی ہوئی ہے۔ اگر جنگ روکنے کے لئے مداخلت کے وقت انصاف کو قائم رکھا جاتا تو ہمیں ہتھیاروں کا مقابلہ نہ دیکھنا پڑتا جہاں پر جنگی جہاز اور ہتھیار بنائے جا رہے ہیں اور دنیا کی فوجیں مسلسل مضبوط کی جا رہی ہیں۔ اگر انصاف کو قائم کیا گیا ہوتا تو Atomic بم اور کیمیائی ہتھیار بنانے میں کوئی مقابلہ نہ ہوتا اور نہ ہی قومیں ایسی گمراہ کن ایجادوں پر فخر کرتیں۔

بہت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ اگر دنیا کے حالات کو قریب سے دیکھا جائے تو ایک اور جنگ عظیم کی بنیاد رکھی جا چکی ہے۔ ہر ملک کسی نہ کسی طرح اس میں ملوث ہے یا مدد کرتے ہوئے یا دوسروں کی مخالفت کرتے ہوئے اور انصاف کے تقاضے پورے نہیں کئے جا رہے۔ روز نئے نئے جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔ اب یہ کوئی راز کی بات نہیں رہی کہ بظاہر کچھ کہا جاتا ہے اور درپردہ اصلی ترجیحات، پالیسیوں اور اپنے مقاصد کو پورا کیا جاتا ہے۔ کیا ایسی صورتحال میں امن قائم کیا جاسکتا ہے؟ یہ ایک بہت بڑا سوال ہے۔ نتیجہ کے طور پر بڑے اور چھوٹے ممالک ہر دو کے پاس نیوکلیئر ہتھیار ہیں اور دشمنیاں بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ لوگوں کے دل بغض سے بھرتے چلے جا رہے ہیں۔ ہم دنیا کو ایک خطرناک تباہی کی طرف چلتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ دنیا کی ترقی پر زور دینے کی بجائے اس امر پر زیادہ توجہ کی ضرورت ہے کہ دنیا کو اس تباہی سے بچا لیا جائے۔ ہر گروہ اور ہر ملک اپنی خودغرضی، انا اور تکبر کی وجہ سے بہت بڑے خطرہ میں ہے اور ان کے لئے مشکل ہے کہ اس سے نکل پائیں۔

پس میں آپ سے عاجزانہ گزارش کرتا ہوں کہ اس ملک کے اثر و رسوخ رکھنے والے لوگ دنیا کو اس مشکل سے آگاہ کریں جس کا سامنا آج دنیا کو کرنا پڑ رہا ہے۔ ورنہ ہماری نسل کبھی بھی ایک روشن مستقبل نہیں دیکھ پائے گی اور ایک گہری سیاہ گمراہی میں پڑ جائے گی۔ ہمیں یہ اصول ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ وہی آپ کاٹو گے جو آپ بوؤ گے۔

فطرت کے قوانین کچھ ایسے ہیں کہ نتائج ہمارے اعمال سے وابستہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی ترقی اور بہتری کے لئے اس دنیا اور آخرت میں انصاف کا توازن قائم کر چھوڑا ہے۔ اگر یہ توازن خراب ہوا تو دنیا ہلاک ہو جائے گی۔ جیسا کہ قرآن کریم کی سورۃ الرحمٰن آیات 8 تا 14 میں لکھا ہے کہ آسمان کی کیا ہی شان ہے۔ اس نے اسے رفعت بخشی اور نمونہ عدل بنایا تا کہ تم میزان میں تجاوز نہ کرو اور وزن کو انصاف کے ساتھ قائم کرو اور تول میں کوئی کمی نہ کرو اور زمین کی بھی کیا شان ہے۔ اس نے اسے مخلوقات کے لئے سہارا بنایا۔ اس میں طرح طرح کے پھل ہیں اور خوشہ دار کھجوریں بھی اور بھوسے والے اناج اور خوشبودار پودے۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟ ان آیات میں کائنات کے نظام کو سمجھایا گیا ہے۔ جو اس کی بناوٹ اور گردش میں ایک کامل جوڑ ہے اور ایک بے عیب ہم آہنگی ہے۔

قرآن کریم میں لکھا ہے کہ انسانوں کو اس انصاف اور توازن کی مثال کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے کیونکہ قرآن کریم نے انسانوں کو اشرف المخلوقات قرار دیا ہے۔ اگر تم اس نظام سے بغاوت کرو گے اور اس نظام کو توڑو گے اور اپنی ذاتی خواہشات اور نفس پرست انا کی پیروی کرو گے تو پھر تم نقصان اٹھاؤ گے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ تم اپنے آپس کے تعلقات میں مکمل ہم آہنگی اور ایک دوسرے کے ساتھ منصفانہ برتاؤ کرو اور ان حدود سے تجاوز نہ کرو جو قائم کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں جو کچھ بھی پیدا کیا ہے، زندگی یا نباتات کی شکل میں، اس کے ساتھ انصاف اور متوازن سلوک کرنا چاہئے۔ تب تم ان نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ گے جو اللہ تعالیٰ نے انعام کی ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ نباتاتی زندگی کو بھی قرآن مجید میں بہت اہمیت دی گئی ہے۔ یہ خاص طور پر ذکر ملتا ہے کہ بعض درخت، فصلیں اور بھوسہ جانوروں کی خوراک کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں میں یہ بیان کردوں کہ عربی الفاظ کے گہرے معنی کو کسی دوسری زبان کے ایک لفظ میں ترجمہ کرنا بہت مشکل ہے۔ مثال کے طور پر یہاں ایک عربی لفظ جس کا انگریزی میں Husk ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب صرف خشک گھاس یا بھوسہ نہیں ہے بلکہ اس سے مراد ہر قسم کا چارہ ہے جو ان جانوروں کی خوراک کے لئے استعمال ہوتا ہے جن پر انسان انحصار کرتے ہیں۔ جانور ہماری مدد کرتے ہیں اس لحاظ سے کہ ہم انہیں خوراک اور دوسرے مقاصد اور فوائد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ان جانوروں سے انصاف اور متوازن سلوک کیا جائے۔

نباتاتی زندگی بھی اس نظام کے لئے ضروری ہے اور براہ راست بنی نوع انسان کی بقاء کے لئے ضروری ہے اور جانور بھی جن پر انسان انحصار کرتے ہیں جیسا کہ آجکل یہ ایندھن اور توانائی پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اس لئے یہ ظاہر ہے کہ اس فطرتی توازن کی متابعت میں ناکامی انسانوں کے لئے نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے۔

یہ آیت جس کا حوالہ دیا گیا ہے متواتر یہ سوال کرتی ہے کہ تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ان میں سے جو خدا کی نعمتوں کو جھٹلائیں گے ان میں دونوں شامل ہیں۔ یہ دونوں کون ہیں۔ اس سے قوم کے حکمران اور عوام الناس دونوں مراد ہیں۔ اس میں غریب اور امیر دونوں شامل ہیں۔ اس میں وہ مغربی ممالک بھی شامل ہیں جو اپنی کامیابیوں پر فخر کرتے ہیں اور اس میں کم ترقی یافتہ افریقن اور ایشیائی ممالک بھی شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے صاف واضح فرمایا ہے کہ تم انصاف اور توازن کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز نہ کرو۔

نیوکلیائی اور آتشیں اسلحہ کے استعمال کا صرف یہ مطلب ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے خلاف بغاوت کر رہے ہو اور یہ بغاوت ہمیں اس راستہ پر لے جائے گی جو اس کے توازن کو تباہ کر دے گا۔ اس لئے ہمیں یہ باور کروایا گیا ہے کہ تمہیں ضرور اپنے ذمہ حقوق العباد اور حقوق اللہ کو پورا کرنا ہوگا۔

قرآن کریم میں بعض جگہ پر ایٹمی جنگی حالات کا اشارہ ملتا ہے۔ ایک (-) ہونے کی حیثیت سے جو قرآن مجید کی سچائی پر مکمل یقین رکھتا ہے دنیا کو اکثر یاد دلاتا ہوں کہ یہ حد سے بڑھتی ہوئی دشمنیاں مکمل طور پر انسانی اقدار کو ختم کر رہی ہیں اور دنیا کو تباہی کی طرف لے جارہی ہیں۔ اس سے لازماً بچنا ہوگا۔ ہمیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ یہ تباہی ٹل جائے۔

آپ کی دنیا میں ایک مؤثر آواز ہے اس لئے میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ اپنے لوگوں کو بھی بتائیں اور باقی دنیا کو بھی کہ خدا تعالیٰ کے توازن میں رکاوٹیں پیدا کر کے تم تیزی سے ہلاکت کی طرف جارہے ہو۔ یہ پیغام اب پہلے سے کہیں زیادہ قوت کے ساتھ پہنچانے کی ضرورت ہے۔ اپنے آپ کو اور دنیا کو تباہی سے بچاؤ۔ یہ میری دعا ہے کہ قدرت کی خوبصورتی کو برقرار رکھتے ہوئے اور پیار اور محبت کا ماحول قائم کرتے ہوئے آپ اس مقصد کو بغیر کسی سفلی مقصد کے حاصل کرنے والے ہوں اور اس سلسلہ میں عظیم کاوشیں کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس اچھے مقصد میں کامیاب فرمائے۔ آخر میں ایک بار پھر میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے خطاب کرنے کی اجازت دی اور وہ سب کچھ سنا جو آج میں نے یہاں بیان کیا ہے۔ شکریہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چالیس منٹ تک جاری رہا۔

مہمانوں سے ملاقاتیں

بعد ازاں مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس آکر حضور انور سے ملتے رہے اور سپیشل درخواست کر کے تصاویر بنواتے۔ حضور انور از راہ شفقت ان مہمانوں سے گفتگو فرماتے۔

کرسچین ڈیموکریٹک پارٹی کے ایک ممبر Ian Karan حضور انور سے ملے اور بتایا کہ میں عیسائی مذہب سے تعلق رکھتا ہوں۔ آج ہمارے لئے یہ بہت عزت افزائی اور خوشی کا مقام ہے کہ آپ یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔

ایک ترک دوست حضور انور سے ملے اور بتایا کہ وہ علوی جماعت کے چیئرمین ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دیکھ کر دریافت فرمایا کہ آپ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نسل سے تعلق ہے۔ اس پر موصوف نے جواب دیا میرا ذاتی طور پر تو نہیں لیکن ہماری جماعت کا تعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نسل سے ملتا ہے۔

ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی اور بتایا کہ وہ Common Purpose سے تعلق رکھتی ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوفہ نے بتایا کہ یہ تنظیم پورے یورپ میں کام کرتی ہے اور یہ ایک چیریٹی کی تنظیم ہے جو سوسائٹی اور تمام شہریوں کی مدد کے لئے ہے۔

ڈاکٹر محمد خلیفہ صاحب جن کا تعلق مصر سے ہے (اور جو ایک روز قبل حضور انور سے مل چکے تھے) حضور انور سے ملے اور ذکر کیا کہ انہوں نے جو اپنی تصویر حضور انور کے ساتھ بنوائی تھی وہ اس کو اپنے دفتر میں آویزاں کریں گے۔ نیز انہوں نے بتایا کہ کل مغرب وعشاء کی نماز میں نے حضور انور کی اقتداء میں پڑھی ہے۔

حضور انور کی تلاوت نے دل پر گہرا اثر کیا ہے۔ میرے لئے اس خوشی سے بڑھ کر کوئی خوشی نہیں کہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملا ہوں۔ اس کے بعد موصوف ڈاکٹر صاحب نے حضور انور کا بہت شکریہ ادا کیا۔

ہر ملنے والے مہمان نے انتہائی عقیدت اور محبت کے جذبات کا اظہار کیا اور اس تقریب میں شمولیت پر حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔

اس تقریب کے دوران بھی اور بعد میں بھی میڈیا اور پریس کے نمائندے مسلسل تصاویر بناتے رہے۔

مہدی آباد میں آمد

یہاں سے سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مہدی آباد کے لئے روانہ ہوئے۔ ہمبرگ سے مہدی آباد کا فاصلہ 30 کلومیٹر ہے۔

ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مہدی آباد تشریف آوری ہوئی۔ جہاں مہدی آباد اور ارد گرد کی جماعتوں سے آئے ہوئے احباب مرد وخواتین نے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا اور نعرے بلند کرتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ بچوں اور بچیوں نے علیحدہ علیحدہ گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو صدر جماعت مہدی آباد مکرم حبیب اللہ طارق صاحب، مربی سلسلہ ریجن ہمبرگ لئیق احمد منیر صاحب اور ریجنل امیر مکرم نور الدین صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

مہدی آباد میں جماعت کے گزشتہ سالوں میں ہونے والے پروگراموں اور اب نئی منصوبہ بندی اور نئی تعمیرات کے منصوبوں کو تصاویر اور نقشہ کی شکل میں مختلف چارٹس پر ظاہر کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان تصاویر اور نقشہ جات کو ملاحظہ فرمایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

مہدی آباد کا تعارف

مہدی آباد ہمبرگ شہر سے 30 کلومیٹر دور NAHE نامی قصبہ اور ضلع Segeberg میں واقع ہے۔ صوبہ کا نام Schleswig-Holstein ہے اور یہ صوبہ جرمنی کے شمال کی طرف ہے اس صوبہ کا دارالحکومت Kiel ہے اور یہ وہی شہر ہے جس کے ایک جرمن باشندے نے حضرت اقدس مسیح موعود کو آپ کی زندگی میں پہچانا تھا اور آپ پر ایمان لایا تھا۔

یہ قطعہ زمین جس کا نام مہدی آباد ہے۔ 12 جولائی 1989ء کو چھ لاکھ جرمن مارک میں خریدا گیا۔ مہدی آباد دو قطعات زمین پر مشتمل ہے۔ ایک قطعہ زمین کا رقبہ جس پر جماعتی سنٹر موجود ہے اور اب بیت کی تعمیر کا پروگرام ہے۔ 21 ہزار 479 مربع میٹر، یعنی پانچ ایکڑ سے زیادہ ہے اور دوسرا قطعہ زمین جو اس پہلے قطعہ سے آٹھ صد میٹر دور ہے ایک زرعی زمین پر مشتمل ہے اور اس کا رقبہ ایک لاکھ 51 ہزار مربع میٹر ہے۔ ایکڑ میں یہ رقبہ 37.26 ایکڑ ہے۔ مہدی آباد میں جو موجودہ عمارت پہلے کی بنی ہوئی ہے اس کے ایک حصہ کو رہائشی طور پر اور ایک حصہ کے دو ہالوں کو مرمت وغیرہ کر کے نماز کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔ یہاں بیت کی تعمیر کی اجازت کے حصول کے لئے ایک لمبا وقت لگا ہے اور پورے علاقہ کا ایک Master Plan بنا کر پیش کرنا پڑا ہے اور بعض شرائط کے ساتھ بیت کی تعمیر کی اجازت ملی ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

جلد رابطہ کریں

مکرم عطاء الوہاب صاحب و اہلیہ مکرمہ امۃ الشافی صاحبہ سابقہ ایڈریس بلال مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک ربوہ

مکرمہ صباء وقار صاحبہ سابقہ ایڈریس مکان نمبر 514-C بلاک فیز 3 لاہور

مکرم سعید احمد صاحب و اہلیہ مکرمہ ھبۃ العزیز صاحبہ سابق ایڈریس معرفت کوارٹر 3 دارالصدر شرقی ربوہ

براہ کرم جلد از جلد وکالت وقف نو سے رابطہ کر کے ممنون فرمائیں۔ (وکیل وقف نو)

درخواست دعا

مکرم محمد انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال دفتر دارالذکر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری عبدالوحید خاں صاحب سابق سیکرٹری جماعت احمدیہ لاہور ایک عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں گزشتہ چند ماہ ہوئے کرسی سے گر گئے تھے جس کی وجہ سے ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی آپریشن کے بعد اب ٹانگ کی ہڈی جوڑ دی گئی ہے تاحال چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ چھاتی میں انفیکشن اور بواسیر کی بھی بہت تکلیف ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ شافی مطلق خدا اپنے فضل سے تندرستی والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

اعلان داخلہ

کامسیٹس انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی نے درجہ ذیل شعبہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

4 سالہ بیچلر پروگرام:۔ ڈیزائن، فزکس، اکنامکس، آرکیٹیکچر، کیمیکل انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنسز، بزنس ایڈمنسٹریشن، الیکٹریکل انجینئرنگ الیکٹریکل انجینئرنگ (کمپیوٹر)

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 16 جولائی 2011ء ہے۔

نوٹ: ان فیلڈز میں اپلائی کرنے کیلئے NTS کا امتحان کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔

مزید معلومات کیلئے درجہ ذیل سائٹ وزٹ کریں۔ www.comsats.edu.pk

فون: 042-111001007

یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی (UMT) نے درجہ ذیل شعبہ جات میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

بی ایس: اکنامکس، ٹیکسٹائل انجینئرنگ، انڈسٹریل انجینئرنگ، بیچلر آف ٹیکسٹائل فیشن اینڈ ڈیزائن، اکاؤنٹنگ، الیکٹریکل انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنسز، سوشل سائنسز، میڈیا اینڈ کمیونیکیشن

ایم ایس: سپلائی چین مینجمنٹ، اکنامکس

ایم ایس/ پی ایچ ڈی: مینجمنٹ، ٹیلی کام، انجینئرنگ، الیکٹریکل انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنسز

ایم اے: (ایجوکیشن / سپیشل ایجوکیشن) ایجوکیشن لیڈرشپ اینڈ مینجمنٹ، انگلش لینگوئج ٹیچنگ۔

ماسٹر: بینکنگ اینڈ فنانس، ایگری بزنس، سیلز اینڈ مارکیٹنگ مینجمنٹ، ہیومن ریسورسز مینجمنٹ، سکول مینجمنٹ، کمپیوٹر سائنسز

ایم فل: ایجوکیشن، اسلامک تھاٹ اینڈ سویلائزیشن

ایم بی اے: (مارننگ/ ایوننگ)

بی بی اے: (بیچلر ان بزنس ایڈمنسٹریشن)

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 16 جولائی 2011ء ہے۔

مزید معلومات کیلئے درجہ ذیل ویب سائٹ وزٹ کریں۔ www.umt.edu.pk

فون۔ 042-35212801.10

یونیورسٹی آف لاہور نے درج ذیل شعبہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

بی۔ ایس: الیکٹریکل انجینئرنگ، مکینیکل انجینئرنگ، سول مکینیکل ٹیکنالوجی، سول ٹیکنالوجی، الیکٹریکل ٹیکنالوجی، الیکٹرانکس ٹیکنالوجی، کمپیوٹر سائنسز، الیکٹرانکس اینڈ الیکٹریکل سسٹم، بائیوکیمسٹری، مالیکولر بیالوجی، بائیوٹیکنالوجی، مائیکروبیالوجی۔

بی ایس سی: نرسنگ (4 سالہ و 2 سالہ)

ایم ایس: الیکٹریکل انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنسز، الیکٹرونک اینڈ الیکٹریکل سسٹم، بائیوکیمسٹری، مالیکولر بیالوجی، بائیوٹیکنالوجی، مائیکروبیالوجی۔

ایم فل: بائیوکیمسٹری، مالیکولر بیالوجی، بائیوٹیکنالوجی، مائیکروبیالوجی،

ایم فل لیڈنگ ٹو پی ایچ ڈی: بائیوکیمسٹری، مالیکولر بیالوجی، بائیوٹیکنالوجی، مائیکروبیالوجی،

فارم ڈی: انگلش لینگوئج اینڈ لٹریچر، ایم اے انگلش لٹریچر، ایم اے انگلش لینگوئج ٹیچنگ اینڈ لینگوسٹکس

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 7 جولائی 2011ء ہے۔

مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ www.uol.edu.pk وزٹ کریں۔

رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی نے درج ذیل شعبہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

DPT: ڈاکٹر آف فزیکل تھراپی

BSC: الیکٹریکل، بائیومیڈیکل انجینئرنگ

BBA: ایچ آر، مارکیٹنگ، فنانس، اسلامک بزنس اینڈ فنانس

BMS: بیچلر آف میڈیا سٹڈیز

BS: سافٹ ویئر انجینئرنگ

PGD: اسلامک بزنس اینڈ فنانس، ٹی وی پروڈکشن

MBA: ایگزیکٹو (Modular) ایم۔ بی۔ اے (ریگولر)

ایم اے: میڈیا پروڈکشن، براڈکاسٹ جرنلزم

MSC: میتھ میٹکس، فزکس، سٹیٹسٹکس

MS: ایچ آر، مارکیٹنگ، فنانس، سپلائی چین مینجمنٹ، اسلامک بزنس اینڈ فنانس، کمپیوٹر سائنسز، انفارمیشن سیکیورٹی، الیکٹریکل انجینئرنگ

MS: سپیچ لینگوئج پتھالوجی

MS/Mphil: میتھ میٹکس، فارم، کیمسٹری فزکس، سٹیٹسٹکس

Ph.D: کمپیوٹنگ، فارم، کیمسٹری، میتھ میٹکس مینجمنٹ سائنسز: ایچ آر ایم، مارکیٹنگ، فنانس

B Eng.: الیکٹریکل، سافٹ ویئر انجینئرنگ

BS (آنرز): بزنس

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 جولائی 2011ء ہے۔ ایڈمیشن ٹیسٹ 17 جولائی کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے درجہ ذیل ویب سائٹ وزٹ www.riphah.edu.pk کریں۔

فون: 051-111510510

(نظارت تعلیم)

پتہ درکار ہے

مکرم غلام قادر صاحب ولد مکرم خیر دین صاحب وصیت نمبر 85892 نے 19 ستمبر 2008ء کو اسلام آباد سے وصیت کی تھی۔ جس کے بعد موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

حضرت منشی چوہدری نبی بخش صاحب
رفیق حضرت مسیح موعود یکے از 313

ولادت: 1827ء

بیعت: 28 جون 1889ء

وفات: 2 جولائی 1938ء

تعارف: حضرت منشی چوہدری نبی بخش بٹالہ میں ذیلدار تھے۔ آپ کا اصل نام عبدالعزیز تھا۔ آپ کے والد صاحب کا نام محمد بخش تھا۔ آئینہ کمالات اسلام میں آپ کا نام 168 نمبر پر مہر نبی بخش صاحب نمبردار میونسپل کمشنر بٹالہ لکھا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے اپنے ایک مکتوب مورخہ 11 مئی 1888ء بنام چوہدری رستم علی صاحب جالندھر تحریر فرمایا۔ ''بشیر احمد سخت بیمار ہو گیا تھا۔ اس لئے یہ عاجز ڈاکٹر کے علاج کے لئے بٹالہ میں آ گیا ہے۔ شائد ماہ رمضان بٹالہ میں بسر ہو...... 'نبی بخش ذیلدار کے مکان پر جو شہر کے دروازہ پر ہے فروکش ہوں۔

28 مئی 1888ء کے مکتوب بنام حکیم مولوی نورالدین صاحب جموں (خلیفۃ المسیح الاول) کو لکھا۔

''یہ عاجز بمقام بٹالہ نبی بخش ذیلدار کے مکان پر اترا ہوا ہے'' اسی طرح 3 جون اور 4 جون 1888ء کے مکتوبات میں تحریر فرمایا ہے۔ ''یہ عاجز اب تک بٹالہ میں ہے۔''

پھر 5 جون 1888ء کے مکتوب میں تحریر فرمایا: ''یہ عاجز اخیر رمضان تک اس جگہ میں بٹالہ میں ہے غالباً عید پڑھنے کے بعد قادیان جاؤں گا۔''

گویا حضرت اقدس چوہدری نبی بخش بٹالہ کے پاس اوائل مئی سے اواخر جون 1888ء تک بسلسلہ علاج بشیر اول قیام فرما رہے۔

آپ کی بیعت 28 جون 1889ء کی ہے۔ رجسٹر بیعت میں آپ کا نام یوں درج ہے۔ نمبر 102 منشی عبدالعزیز معروف نبی بخش ولد محمد بخش ساکن بٹالہ ہاتھی دروازہ پیشہ زمینداری

حضور نے آپ کا نام آئینہ کمالات اسلام میں جلسہ سالانہ 1892ء اور چندہ دہندگان سراج منیر میں لکھا ہے۔ چند مہمان خانہ تحفہ قیصرہ میں جلسہ ڈائمنڈ جوبلی اور کتاب البریہ اور آریہ دھرم میں پُر امن جماعت کے ضمن میں ذکر ہے۔ انجام آتھم میں حضرت اقدس نے خدمت میں مصروف احباب میں آپ کا نام درج فرمایا ہے۔

وفات: آپ نے 111 سال کی عمر میں 2 جولائی 1938ء میں وفات پائی۔

(اصحاب صدق وصفا ص 124)

نور ابٹنہ
حسن کا نکھار
روایتی ابٹن
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

پنجاب میں 3، سندھ میں 2 روز ہفتہ وار گیس بند کرنے کی منظوری اقتصادی رابطہ کمیٹی نے صنعتی شعبے کیلئے گیس کی تعطیل ہفتے میں دو کے بجائے تین دن جبکہ سندھ میں بھی صنعتی شعبہ کیلئے دو دن گیس بند رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ اقتصادی رابطہ کمیٹی کا اجلاس اسلام آباد میں وفاقی وزیر پانی و بجلی سید نوید قمر کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس میں گیس پرائسنگ فارمولے اور گیس لوڈ مینجمنٹ پر غور کیا گیا۔ یکم جولائی سے گیس کی قیمتوں میں اضافے کا فیصلہ موخر کر دیا گیا اور اس کی سمری کابینہ کو بھیج دی گئی ہے۔ سمری کے مطابق گیس کی قیمتوں میں 10 سے 100 فیصد تک اضافہ ہونا تھا۔

پٹرول 3، ڈیزل 2 روپے لیٹر سستا، ہائی اوکٹین 2.20 روپے مہنگا اوگرا نے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا۔ حکام کے مطابق پٹرول فی لیٹر کے نرخ میں 3 روپے کمی کی گئی ہے۔ پٹرول کی نئی قیمت 83.71، ہائی سپیڈ ڈیزل 2 روپے کمی کے بعد 92.10 روپے جبکہ لائٹ ڈیزل ایک روپے 13 پیسے سستا کر دیا گیا ہے، اس کی نئی قیمت 81.39 روپے ہوگی۔ ایچ او بی سی فی لیٹر میں 2 روپے 20 پیسے اضافہ کیا گیا ہے۔ مٹی کے تیل کی قیمت میں ردوبدل نہیں کیا گیا۔

بجلی کے نرخوں میں 61 پیسے یونٹ کا اضافہ نیپرا کے مطابق بجلی کے نرخوں میں 61 پیسے فی یونٹ اضافے کی منظوری دی گئی ہے۔ اضافے کا اطلاق لائف لائن کے علاوہ تمام صارفین پر ہوگا۔ اضافہ آئندہ ماہ بلوں میں وصول کیا جائے گا۔ اضافے کا اطلاق کے ای ایس سی کے صارفین پر نہیں ہوگا، اضافے کی منظوری ماہانہ فیول ایڈجسٹمنٹ کی مد میں دی گئی۔

مہمند ایجنسی 3 ماہ میں 200 شدت پسند، 68 فوجی جاں بحق کور کمانڈر پشاور لیفٹیننٹ آصف یاسین نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مہمند ایجنسی میں 3 ماہ پہلے شروع ہونے والا آپریشن ''بریخنہ'' اپنے آخری مراحل میں داخل ہو گیا ہے اور زیادہ تر علاقوں کو شدت پسندوں سے صاف کر دیا گیا ہے اب تک ان کارروائیوں میں 68 فوجی جوان جاں بحق اور 3 سو زخمی ہوئے ہیں جبکہ دوسو کے قریب عسکریت پسند بھی مارے گئے ہیں۔

پشاور، گیس سلنڈر دھماکہ 2 افراد جاں بحق 10 زخمی پشاور کے شعبہ بازار میں کھڑی ایک گاڑی کا سلنڈر دھماکے سے پھٹ گیا جس سے 2 افراد جاں بحق اور 10 زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کو فوری طور پر قریبی ہسپتال پہنچا دیا گیا۔

17 وزارتیں صوبوں کو منتقل، پارلیمانی عملدرآمد کمیشن تحلیل 18 ویں ترمیم کے تحت 17 وزارتوں کی صوبوں کو منتقلی کا عمل مکمل ہونے کے بعد پارلیمانی عملدرآمد کمیشن تحلیل کر دیا گیا ہے۔ سینیٹر رضا ربانی کی سربراہی میں 9 رکنی 18 ویں ترمیم عملدرآمد کمیشن کو 30 جون تک 17 وزارتیں صوبوں کو منتقلی کا ٹاسک دیا گیا۔ کمیشن نے اپنا کام تین مرحلوں میں مکمل کر لیا۔ نوٹیفیکیشن جاری۔

قومی دولت میں کرپشن کرنے والوں کے خلاف فوجداری مقدمات چیف جسٹس افتخار محمد چودھری نے کہا کہ اگر قومی دولت میں کرپشن کے ٹھوس ثبوت سامنے آئے تو ذمہ داروں کے خلاف فوجداری مقدمات بھی قائم ہوں گے۔ لہٰذا قومی دولت میں مبینہ بے ضابطگی کے معاملات طے کرنا ہوں گے۔

کامرہ، حساس علاقے میں دہشت گردی کا منصوبہ ناکام کامرہ کے حساس علاقے کے قریب ڈیزل کنٹینر کے نیچے نصب کیا گیا ایک کلو گرام وزنی ریموٹ کنٹرول بم ناکارہ بنا کر حساس علاقے کو تباہی سے بچا لیا اور دہشت گردی کی کارروائی ناکام بنا دی گئی۔

شمسی ائیر بیس خالی کرنے کا پاکستان کا مطالبہ مسترد امریکہ نے بلوچستان میں قائم شمسی ائیر بیس خالی کرنے کے پاکستان کے مطالبے کو مسترد کر دیا۔ امریکی حکام نے شمسی بیس خالی نہیں کی اور ایسا کرنے کا ان کا کوئی ارادہ بھی نہیں ہے۔ امریکہ کی جانب سے ڈرون حملے جاری رکھنے کا نیا اعلان پاک امریکہ تعلقات کے درمیان ایک نیا موڑ ہے۔

ربوہ میں یکم جولائی کو صبح 7 بجے کے قریب تیز بارش ہوئی۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں اس کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ جون 2011ء مبلغ -/130 روپے بنتا ہے۔ بل کی ادائیگی جلد از جلد کریں۔ شکریہ

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 2 جولائی

طلوع فجر	3:36
طلوع آفتاب	5:04
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	7:20

قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ
زد جام عشق -/1500 | شباب آور موتی -/700
زد جام عشق خاص -/7000 | معجون فلاسفہ -/100
نواب شاہی -/9000 | حب ہمزاد -/90
سونے چاندی گولیاں -/900 | تریاق مثانہ -/300
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434,6211434

ہر علاج ناکام ہو تو ہولزمک ہومیوپیتھی
سے شفا ممکن ہے۔ علاج/تعلیم/جاب/تعارف کے لئے
بانی ہومیوپیتھک ڈاکٹر سجاد 0334-6372030 047-6214226

وادی کاغان، وادی کشمیر، وادی ہنزہ، سکردو بلتستان، فیری میڈوز، ننگا پربت، چولستان اور دیگر مسحور کن تفریحی مقامات پر اپنی تعطیلات کو یادگار بنانے کے لیے مکمل سفری سہولیات کے پیکج کے علاوہ مر الف کلائمبنگ ٹریننگ اور دیگر کورسز کے لیے رابطہ کریں۔
5 Days Kaghan Valley
Jul. 5 at 16,500 Only
Special Discount for Students
HEAVEN ON EARTH VENTURES
Tel: 051-2544261, 047-6211683 Cell: 0345-5903422
info@heaven-ventures.com www.heaven-ventures.com

FR-10

کوٹھی برائے کرایہ
تین منزلہ باب الابواب میں نئی عمارت
7 بیڈروم اٹیچ باتھ۔ ڈرائنگ روم۔ کشادہ صحن
بجلی۔ پانی۔ گیس کی سہولیات میسر
رابطہ: سردار کرامت اللہ 34/21 دارالرحمت شرقی ربوہ
0476212315, 0332-0643845

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF JEWELLERS
Rabwah SINCE 1952
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com